اداریہ

جہات

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ وعشر کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اسی لیے قرآن کریم میں تقریباً ۸۲ مقامات پر اس کا ذکر آیا ہے اور اسے اسلام کا ایک عظیم رکن قرار دیا گیا۔ بہ اجماع امت اس کا منکر کافر اور تارک فاسق ہے۔

از روئے قرآن ایک اسلامی مملکت کے فرائض میں سے نظام زکوٰۃ کا قیام ہے۔

الذین ان مکّنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ
وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔ (الحج: ۴۱)

ترجمہ: یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں حکومت دیدیں تو یہ نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں، دوسروں کو نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کام سے منع کریں اور انجام تو اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

زکوٰۃ وعشر کی وصولی و تقسیم کا انصرام اسلام نے حکومت کے ذمے اس لیے لگایا ہے کہ اس طرح اس نظام میں اجتماعیت قائم ہوگی جو اسلامی عبادات کی روح ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں نے صدیوں آزادی کے حصول کے لیے جو جدوجہد کی اور عظیم وبے بہا قربانیاں دیں ان کا مقصود بھی یہی تھا کہ ایک ایسی آزاد مسلم ریاست کا قیام عمل میں آ جائے جس میں مسلمانان برصغیر جنوبی ایشیا اپنی روایات، اپنے معتقدات، اپنے معاشی و معاشرتی اصولوں اور اپنے طریق بود و ماند کے تحت زندگی گزار سکیں

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ مطلوبہ خطۂ زمین عطا فرما دیا تو چاہیئے تھا کہ قیام پاکستان کے فوراً بعد ملک میں اسلامی نظامِ حیات پوری جامعیت و مانعیت کے ساتھ نافذ کر دیا جاتا۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوسکا اور قائداعظمؒ کی وفات کے بعد جلد ہی ملک کی مسندِ اقتدار پر وہ عناصر براجمان ہوگئے جنہیں اسلام کے نظامِ حیات کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا ہر قدم ہمیں اسلام سے دور اور مغرب سے قریب تر لے جاتا رہا۔ امید کی نبضیں ڈوب چلی تھیں اور اس ملک کے وہ عناصر جو اس سرزمین میں اسلام کو ایک قوت مقتدرہ کی شکل میں دیکھنا چاہتے تھے تقریباً مایوس ہو چکے تھے کہ موجودہ حکومت برسرِ اقتدار آئی۔ اس حکومت نے:

- صحیح سمت سفر کا تعین کیا۔
- ملک میں اسلامی حدود نافذ کیں۔
- ایک باختیار وفاقی شرعی عدالت قائم کی۔
- بلا سود بینکاری کے نظام کا قیام عمل میں آیا۔
- ذرائع ابلاغ کی اصلاح کی۔
- قومی زبان اور قومی لباس پر اہلِ پاکستان کو فخر کرنا سکھایا۔
- ۷۹ء میں نفاذ زکوٰۃ کا اعلان ہوا۔
- امسال اللہ کے فضل و کرم سے عشر کی وصولی و تقسیم کا بھی آغاز ہو رہا ہے۔

نظام زکوٰۃ کے قیام سے بفضلہ تعالیٰ ملک کے لاکھوں ناداروں، بیواؤں اور یتیموں کی مالی امداد کا انتظام ہوا ہے۔ اور اس کے نہایت دوررس نتائج مترتب ہو رہے ہیں۔

نظام عشر کے قیام سے تو انقلابی تبدیلی کی توقع ہے کیونکہ زکوٰۃ و عشر کی

مدات سے تقریباً چھ سات ارب روپئے کی وصولی کی توقع ہے۔ اگر متوقع رقم میں سے ایک ارب روپئے بھی وصولی کے اخراجات اور دیگر مدات کے لیے مخصوص کر دیئے جائیں تب بھی چار پانچ ارب کی رقم پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے لیے کم نہیں ہے۔ یقین ہے کہ اگر لوگوں نے فراخ دلی سے تعاون کیا تو انشاء اللہ العزیز دو تین برسوں میں ملک میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ رہ جائے گا تاہم اس سلسلے میں دو چیزیں اشد ضروری ہیں ایک تو یہ کہ بہت سوچ بچار کے بعد اور ایک مستحکم منصوبے کے تحت عشر و زکوٰۃ کی رقوم خرچ کی جائیں دوسرے یہ کہ ملک کا ہر طبقہ اس کار خیر میں حکومت کے ساتھ تعاون کرے کیونکہ اس طرح کے اہم کام صرف حکومت انجام نہیں دے سکتی بلکہ ملک کے ہر فرد کا تعاون ضروری ہوتا ہے۔

یہ بات نہایت افسوس ناک ہے کہ بعض سیاست دان حکومت کی مخالفت کے جوش میں نظام زکوٰۃ اور نظام عشر" کی مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ اور اخباروں میں بھانت بھانت کے بیانات دے رہے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ " چونکہ موجودہ حکومت منتخب نہیں اس لیے اسے عشر و زکوٰۃ کی رقم نہ دی جائے" حالانکہ ان بچاروں کو یہ پتہ نہیں کہ عشر و زکوٰۃ وصول کرنے کے استحقاق کے لیے حکومت کا منتخب ہونا ضروری نہیں ہے۔ ابو عبید نے کتاب الاموال میں لکھا ہے۔

"حضرت نافع فرماتے ہیں کہ انصار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کے عمال کو دو۔ اس پر انہوں نے مزید سوال کیا کہ کبھی اہل شام (بنوامیہ) غالب آجاتے ہیں اور کبھی خوارج تو آپ نے فرمایا کہ جو غالب ہو جائے اسے

دے دو"[1]

مصنف عبدالرزاق کی روایت میں تو یہاں تک ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا۔

"اگر عشر کی واجب مقدار سے دگنی رقم بھی تم اپنے طور پر صدقہ کر دو اور حکومت وقت کو (خواہ وہ منتخب ہو یا غیر منتخب) نہ دو تو عشر کا فرض ادا نہ ہوگا"[2]

ان حضرات سے یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ بنو امیہ۔ بنو عباسیہ۔ فاطمیین ان میں سے کس کی حکومت منتخب حکومت تھی؟ ایک خلیفہ کے مرنے کے بعد وراثۃً اس کا بیٹا خلیفہ بنتا تھا۔ اس کے باوجود یہ تمام خلیفہ عشر و زکوٰۃ وصول کرتے تھے ان کے دور میں بڑے بڑے ائمہ فقہ اور ائمہ حدیث تھے مگر کسی نے بھی یہ اعلان نہیں کیا کہ چونکہ موجودہ خلیفہ منتخب نہیں ہے۔ اس لیے اسے عشر و زکوٰۃ کی رقوم ادا نہ کی جائیں۔ اس کے برخلاف صحابہ کرامؓ اور علمائے دین نے اس بات پر اصرار کیا کہ زکوٰۃ و عشر کی رقوم عمال حکومت ہی کو دی جائے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

ان سیاستدانوں کو جو اس طرح کے گمراہ کن بیانات صادر کر رہے ہیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ فریضہ اسلام کی ادائیگی کا انکار کرنا یا اس کی ادائیگی میں رکاوٹ پیدا کرنا ارتداد کی طرف لے جاتا ہے اس لیے انہیں "دوسروں

---

[1] ابو عبید، کتاب الاموال، ۶۸۷ تحقیق ہراس طبع مصر ۱۹۷۶ء

[2] عبدالرزاق، المصنف ۴، ۴۵۱۴۰۔

کی بدشگونی میں اپنی ناک نہیں کٹوانی چاہیے۔"

قابل غور بات یہ ہے کہ منتخب حکومت سے آپ کی مراد کیا ہے؟ کیا منتخب حکومت سے آپ کی مراد وہ حکومتیں ہیں جو مغربی جمہوریت کے نظام کے تحت منتخب ہوتی ہیں؟ تو واضح رہے کہ مغربی جمہوریت کا سارے کا سارا نظام قرآن و سنت سے متصادم ہے۔ اسلام کا نظام حکومت خالصۃً شورائی ہے جس کا مغرب کے جمہوری نظام سے کوئی تعلق نہیں بہرصورت یہ ایک الگ موضوع ہے جس پر کسی دوسرے موقع پر گفتگو ہو سکتی ہے۔ موجودہ حکومت نفاذ شریعت کے سلسلے میں جو اقدامات کر رہی ہے۔ انہیں ملک و بیرون ملک کے مقتدر علمائے کرام کی تائید حاصل ہے۔ لہٰذا عوام کو کسی کے گمراہ کن بیان سے متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ اس طرح کے شوشے چھوڑنے والے وہی سیاست دان ہیں جنہوں نے اپنے تیئیس سالہ دور حکومت میں سوائے جبر و استحصال، لوٹ کھسوٹ اور عملی و فکری انتشار کے قوم کو کچھ بھی نہ دیا۔ بھلا یہ لوگ کیسے گوارا کر سکتے ہیں کہ ملک میں استحکام پیدا ہو مت سمت متعین ہو، اسلامی نظریات پروان چڑھیں۔ اور ہر طرف شریعت کا بول دبالا ہو۔ اس لیے اس طرح کے عناصر کو مخالفت تو کرنی ہی کرنی ہے۔ یہ وقت کام کرنے کا ہے یہ موقع بار بار میسر نہیں آتا اس لیے ہر محب دین و محب وطن شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام تر توانائیاں نفاذ شریعت کے سلسلے میں صرف کر دے۔ تب جا کر یہ بیل منڈھے چڑھے گی ورنہ (العیاذ باللہ) نفاذ شریعت کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

ملک میں ۱۹۷۹ء سے زکوٰۃ کا نظام نافذ ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نظام سے ملک کے مفلوک الحال افراد کو بہت کچھ سہارا میسر آیا ہے۔ تاہم نظام عشر کے نفاذ کے بعد سے ایسے مواقع پیدا ہو گئے ہیں کہ اگر حکومت و عوام دونوں باہمی تعاون و اعتماد سے کام کریں تو دو چار برسوں میں انشاء اللہ العزیز ملک کی قسمت پلٹ سکتی ہے۔

اس ضمن میں ہمارا خیال ہے کہ عشر سے حاصل شدہ رقوم کو پہلے تو علاقے کے عزباد مساکین، تیامیٰ اور بیواؤں کی اعانت پر صرف کیا جائے اس کے بعد جو رقم بچ رہے اسے گاؤں کی ترقی۔ راستوں کی درستگی۔ درسگاہوں کے قیام۔ بے گھر لوگوں کی آباد کاری بجلی اور آب پاشی کے نظام کی ترقی صحت کے مراکز کے قیام اور اس طرح کے مصالح عامہ سے تعلق رکھنے والے امور پر صرف کیا جائے۔ چونکہ عشر میں عبادت کے ساتھ ساتھ ٹیکس کا بھی ایک پہلو ہے اس لیے ایسا کرنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ بلکہ قاضی ابو یوسف، امام رازی۔ حافظ ابن قیم۔ شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ جیسے متقدمین اور سید سلیمان ندوی۔ القرضاوی رشید رضا مصری۔ مولانا مودودی جیسے متاخرین کا تو خیال ہے کہ زکوٰۃ کی رقوم بھی مصالحہ مسلمین سے متعلق بہت ساری مدات میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ مثلاً راستوں کی اصلاح اور پانی کے نظام کی درستگی پر۔ مذکورہ بالا علمائے کرام کی اکثریت حنفی مسلک سے تعلق رکھتی ہے جو ہمارے ملک میں شائع و ذائع ہے تو پھر اس مسئلہ میں پس و پیش نہیں ہونی چاہیے۔

بعض علماء نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ ہر گاؤں میں رفاہی کام کرنے والے متدین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں لازماً گاؤں کے

کسی ایسے شخص کو شامل کیا جائے جو زکوٰۃ لینے کا شرعاً مستحق ہو پھر وہ کمیٹی کسی بینک سے قرض لے کر گاؤں میں رفاہی کام انجام دے اور اس قرض کو عشر کی رقوم سے ادا کر دیا جائے۔

اور اس طرح کی بہت سی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں جن کے ذریعہ فقراء کی پرورش کے علاوہ بھی دیگر رفاہی امور انجام دیئے جا سکتے ہیں حکومت اور ملک کے متدین علماء کو اس پہلو پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

منہاج کے پہلے شمارے۔ اجتہاد نمبر کی ملک کے علمی حلقوں میں جس طرح پذیرائی ہوئی اور اخبارات و رسائل نے جس طرح کے گراں قدر تبصرے شائع کئے دراصل ہمارے پاس ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مناسب الفاظ نہیں ہیں۔ اس رویہ سے ہمیں ہمت اور حوصلہ ملا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز علمی حلقوں کی یہ پذیرائی و ہمت افزائی باقی رہے گی۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال جولائی سے ملک میں عشر کی وصولی کا کام شروع کیا جائے اس لئے اجتہاد نمبر کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ ایک ایسا جامع قسم کا "عشر نمبر" نکالا جائے جس میں عشر سے متعلق تمام اہم موضوعات پر مقالات ہوں چنانچہ موضوعات کا تعین کر کے ملک کے نامور اہل قلم حضرات کو دعوت تحریر دی گئی اور اصول وہی پرانا رکھا گیا کہ ہر فقہی مسلک اور ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات آزادانہ اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمیں اس سلسلے میں توقع سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی اور اتنے وقیع علمی و تحقیقی مقالات اکٹھے ہو گئے کہ سب کو ایک جلد میں شائع کرنا دشوار ہو گیا۔ چنانچہ ہم نے عشر نمبر کو دو حصوں میں تقسیم

کر دیا۔ حصہ اول اپریل کا شمارہ ہے اور انشاء اللہ العزیز حصہ دوم جولائی کا شمارہ ہوگا۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ عشر سے متعلق تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث ہو جائے اور اس کا کوئی گوشہ تشنہ نہ رہ جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے مرکز تحقیق دیال سنگھ لائبریری کے آڈیٹوریم میں مورخہ ۱۱ر اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک مجلس مذاکرہ بھی منعقد کی جس میں مقتدر علمائے کرام کے علاوہ ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب جناب سردار محمد اسلم سکھیرا۔ اور ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ (فیلڈ) پنجاب راؤ محمد قدیر خاں صاحب ملک خدا بخش بچہ سابق وزیر زراعت مغربی پاکستان اور ڈاکٹر عبدالغفور بھٹی سابق وزیر زراعت پنجاب جیسے حضرات نے شرکت فرما کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہم نے مذاکرہ کی مکمل رپورٹ شامل اشاعت کی ہے تاکہ نفاذ عشر میں عملی مشکلات اور ان کا حل ہیئت مقتدرہ کے سامنے آسکے۔

اس شمارے میں قرآن وحدیث پر مبنی عشر کی اہمیت کے بارے میں اعلیٰ پایہ کے مقالات کے علاوہ فقہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، ظاہری، جعفری کی مہمات کتب کے تراجم بھی شامل ہیں تاکہ تقابلی مطالعہ کا موقع ملے۔ ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ سلسلہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کی طرف سے جو قانون عشر شائع ہوا ہے ہمارے محترم سابق وفاقی وزیر زراعت جناب خدا بخش بچہ نے اس کا نہایت ماہرانہ جائزہ پیش کیا ہے۔ قدیم وجدید قوانین عشر کا بیک نظر مطالعہ قانون دان طبقے اور علماء کے لیے بہت مفید ہوگا۔

اس شمارے میں ایک خاصے کی چیز "تاریخ عشر" ہے۔ معروف محقق مولانا ریاض الحسن نوری صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے لے کر آج کے دور تک کی تاریخ عشر بیان کی ہے۔

سہ ماہی منہاج کے اجراء کا مقصد یہ ہے کہ حکومت نفاذ شریعت کے سلسلے میں جو اقدامات کر رہی ہے۔ ان کی علمی سطح پر تفہیم کا انتظام کیا جائے تاکہ نفاذ شریعت کے عمل کو تیز سے تیز تر کیا جا سکے کہ نفاذ شریعت ہی قیام پاکستان کا مقصود اور اس کے بقائے دوام کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موجودہ حکومت کو شریعت اسلامیہ کے مکمل اور موثر نفاذ کی توفیق عطا فرمائے اور اس سلسلے میں ہم جو مخلصانہ تعاون کر رہے ہیں اسے شرف قبولیت بخشے۔ آمین

ادارہ مجلس مشاورت کے ارکان کا تہہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے اس مجلہ کی اشاعت کے سلسلے میں ہمیں اپنے مشوروں سے نوازا ان حضرات کے علاوہ ہم ان علماء اور دانش وروں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنے گرانقدر مقالات و افکار سے "منہاج" کے صفحات کو زینت بخشی ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی یہ حضرات ہم سے تعاون کرتے رہیں گے۔